السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے بوجہ بیماری کے اپنی بیوی کا دودھ چوس کر پیا اب اس دودھ پینے سے وہ عورت اس مرد کی بی بی سابق دستور رہے گی یا حرام ہوجائے گی یا کفارہ لازم آئے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ان الحکم الااللہ۔دودھ پینا جس سے رضاعت وحرمت ثابت ہوتی ہے وہ دو برس کی سن تک ہے قرآن شریف میں ہے :

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ اور حنفی مذہب میں ڈھائی برس تک ہے پس صورت مذکورہ بالامیں وہ عورت اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوئی بلکہ بدستور سابق حلال ہے اور اس قسم کے واقعات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں بھی ہوئے ہیں ۔

اخرج مالک فی الموطا عن عبداللہ نم دینار عن عبداللہ بن دینار انہ قال جاء الی عبداللہ بن عمر وانا معہ عند دار القضاء یسالہ عن رضاعة الکبیر فقال عبداللہ بن عمر : جاء رجل الی عمر نم الخطاب فقال : انی کانت لی ولیدة وکنت اطاہا فعمدت امراتی الیہاان فارضعتہا فدخلت علیہا فقال دونک فقد واللہ ارضعتہا فقال عمر وایت جاریت فانما الرضاعة رضاعة الصغیر رواہ مالک۔یعنی ایک شخص عبداللہ بن عمر لے پاس آیا اور کہاکہ میری ایک لونڈی کے پاس جانے لگے تو میری بی بی نے کہا سن لے اللہ تعالیٰ کی قسم ہم نے اس کو دودھ پلایا ہے ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایاکہ اپنی بی بی کو سزا کر اور اپنی لونڈی سے صحبت کر۔ رضاعت چھوٹے پن میں ہوتی ہے نہ کہ جوانی میں

اور یہی موطا امام مالک میں ہے : عن یحیی بن سعیدان رجلا سال ابا موسی الاشعري فقال : انی مصصت عن امرئی ثدیہا لبنا فذہب فی بطنی فقال ابو موسی الاشعري لاارہاالاقد حرمت علیک فقال عبداللہ بن مسعود انظر ما تفتی بہ الرجل فقال ابو موسی فما تقول انت فقال عبداللہ ابن مسعود لارضاعة الاما کان ہذہ الحبرین اظہرکم رواہ مالک۔یعنی ایک شخص نے ابو موسی اشعری سے کہا ہم اپنی عورت کا دودھ چھاتی سے چوس رہے تھے وہ دودھ میرے پیٹ میں چلاگیا ۔ ابو موسی اشعری نے کہا میرے نزدیک ہ عورت تجھ پر حرام ہوگئی عبداللہ بن مسعود مے کہا دیکھو کیا مسئلہ بتاتے ہواس کو ابو موسی اشعری نے کہا اشعری نے کہا اچھا آپ کیا کہتے ہیں ' عبداللہ بن مسعود نے کہا رضاعت وہ ہے جو دو برس کے اندر ہو تب ابو موسی نے کہاکہ ہم سے کچھ مت پوچھا کرو جب تک یہ عالم تم میں موجود ہے ۔

پس اس مرد بیمار پر کسی قسم کا کفارہ لازم نہیں ہے اور بی بی اس کی حلال مثل سابق کے ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب حررہ ابو طیب محمد شمس العظیم آبادي عفی عنہ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص136

محدث فتویٰ